پروفیسر ڈاکٹر اعجاز فاروق اکرم
گورنمنٹ کالج ۔ فیصل آباد

قرآن حکیم اور عظمت صحابہ کرامؓ

الحمدللہ رب العالمین ، والصلوۃ والسلام علی رسولہ الکریم وعلی آلہ واصحابہ اجمعین ۔

آقائے دوجہاں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شخصیت کے تمام پہلو اور زاویے حیرت انگیز اور بے مثل ہیں ۔ ایسا ہی ایک پہلو یگانۂ روزگار اور انوکھا معجزہ بھی ہے ، جو دیگر معجزات پر بھاری ہے ۔ یہ ہے انسانی دلوں اور ذہنوں کی تسخیر .... انسان کائنات کی سب سے پراسرار ، پیچیدہ اور حیرت انگیز چیز ہے ۔ جسے آنحضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیک نظر مسخر کرلیا ۔ یہ تسخیر جسموں کی نہیں ، دلوں کی تھی ۔ جس نے ایک بار ذات گرامی کو دیکھا ، دیوانہ ہوگیا ۔ ایک بار سنا ۔ فریفتہ وشیدا ہوگیا ۔ نبی کریمؐ کے فیضان نظر نے ایسا انقلاب برپا کردیا کہ عقل وفکر ، شعور وآگاہی سب یکسر بدل کررہ گئے ۔ ان پاکیزہ نفوس نے نور کے اس نیرو تاباں منارہ سے روشنی لیکر اپنے من میں اجالے کئے ۔ انہیں دیکھا ، سنا تو ہر حرف ، ہر لمحہ اور ہر جنبش کو اسوۂ عمل بنالیا ۔ لمحوں میں ایسا انقلاب برپا ہوا کہ اونٹوں کے چرانے والے دنیا میں تہذیب وتمدن کی شمعیں روشن کرنے لگے ۔ بات بات پر تلوار نکالنے والے ، خون کے دریا بہانے ، صدیوں کی دشمنیاں پالنے والے ، اب سمعنا ، اطعنا ۔ ہم نے سنا اور مان لیا کا اعلان کرنے لگے ، اپنے حسب ونسب پر فخروغرور کرنے ، شان وشوکت پر اترنے والے اس ذات والا تبار پر فداہ ابی وامی .... اپنے ماں باپ قربان کرنے لگے ۔ پتھروں کی طرح سخت دل خوف الہیٰ سے معمور ہوگئے ۔ اپنی خاطر مٹنے والے دوسرں کیلئے قربانی وایثار کے خوگرہوگئے ۔ کفرونفاق کی جگہ صدق وصفا ، خلوص ووفا نے لے لی ۔ حرص وحوص کی بجائے فقروغنا خونریزی اور سفا کی کی بجائے اخوت ومحبت کا چلن ہوا ۔ دنیا کی راحتوں پر مرمٹنے والے آخرت کی نعمتوں کے متمنی اور مشتاق ہوگئے ۔

یقیناً یہ معجزہ ہی تھا ۔ ایک تاابد زندہ وجاوید رہنے والا معجزہ ۔ کہ بیک نظر ، بیک لمحہ اتنا بڑا انقلاب برپا ہوا ۔ کہ چند ہی سالوں میں حجۃ الوداع تک ایک لاکھ چوبیس ہزار سے بھی زائد ایسے پاکیزہ نفوس کی جماعت وجود میں آگئی ۔ جن میں سے ہر ایک کی حیات ۔ ہر ایک کا کردار ۔ سرکار دوجہاں کی حیات مقدسہ کا عکس تھا ۔ اعلیٰ اخلاق ، عفت وپاکبازی ، حق گوئی وبے باکی ۔ دیانت و امانت ، عدل وانصاف ، گفتاروکردار ، توکل واستغناء ، شجاعت واستقامت ، قربانی وایثار ، جاں فروشی و جانثاری کے روشن منارے دشت وچمن میں سحر کرنے لگے ۔ روشنی و ہدایت کے یہ ستارے قیامت تک آنے والوں

کے راہنما وراہبر قرار پائے۔ انہی کے بارے میں تو حضوراکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! اصحابی کالنجوم۔ میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں۔ " بایھم اقتدیتم اھتدیتم " ان میں سے جیسے بھی تم پیشوا بنالو ہدایت پالو گے۔ اپنے صحابہؓ کے بارے نبی کریمؐ نے امت کو تنبیہہ کی۔ اللہ اللہ فی اصحابی۔ میرے اصحاب کے معاملے میں اللہ سے ڈرو۔ " لاتتخذوھم من بعدی غرضا " میرے بعد انہیں طعن وتشنیع کا نشانہ نہ بنانا۔ اور آپ نے یہ بھی فرمایا کہ مجھ سے محبت کا معیار میرے اصحابہ سے بھی محبت ہے۔ ان سے نفرت وبغض مجھ سے نفرت وبغض ہے۔ انہیں ایذاء دینا مجھے ایذاء دینے کے مصداق ہے۔ اور مجھے ایذاء دینا اللہ کو ایذاء دینا ہے۔ یہ پاکیزہ نفوس اور مقدس ہستیاں وہ ہیں جنھیں قرآن حکیم نے بڑی عظمت ومرتبت سے نوازا ہے۔ نہ صرف قرآن بلکہ انکا ذکر اپنے آقا ومولا کے ساتھ تورات وانجیل میں بھی بیان ہوا ہے۔ " مثلھم فی التوراۃ والانجیل " قرآن مجید میں اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت وبلند مرتبت کا جابجا ذکر موجود ہے۔ سورۃ فاطر میں اللہ تعالی نے انہیں اپنے منتخب بندے اور کتاب کے وارث قرار دیکر خصوصی سلام بھیجا۔ " وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ۔ " اور فرمایا!

" اورثنا الکتاب الذین اصطفینا من عبادنا " دراصل یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے آنحضورؐ کی زبانی دعوت حق سنی تو فوراً اسے قبول کیا۔ اور اسکی خاطر ہر طرح کا ستم اور ظلم سہا۔ قرآن نے خود ان اصحابہ کرامؓ کا قول بیان کیا: " ربنا اننا سمعنا منادیاًینادی للایمان ان آمنو بربکم فآمنا " (آل عمران ۱۹۳) اللہ کریم نے ان کے لئے افضل اور رضا کا اعلان کیا۔ جنہوں نے راہ حق میں اپنے گھر اور مال لٹا دئیے۔ " للفقراء المھاجرین الذین اخرجوامن دیارھم واموالھم یتبغون فضلاً من اللہ ورضوانا " (الحشر) قرآن نے انہیں دین حق کی راہ پر " السابقون الاولون " قرار دیا اور فرمایا! " رضی اللہ عنھم ورضواعنہ " کہ اللہ بھی ان سے راضی ہوا، اور یہ بھی اپنے مالک وآقا کی نعمتوں اور عنایات پر راضی ہوگئے۔ اور ان کیلئے جنت کا انعام اور وہاں ہمیشہ قیام کا وعدہ فرمایا اور اسے " الفوزالعظیم " یعنی بڑی کامیابی قرار دیا (توبہ ۱۰۰) قرآن مجید نے ان صحابہ کرام کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے فرمایا: " رجال صدقوا ماعاھدواللہ علیہ " یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے رب سے کیا ہوا وعدہ پورا کیا۔ قرآن نے انہیں خیرامۃ اور "امۃ وسط " قرار دے کر نیکی پھیلانے اور بدی کی بیخ کنی کا منصب سونپا۔ اور یہ بھی فرمایا: کہ قیامت کے روز جب لوگ رسوائی کے خوف سے پریشان ہونگے۔ اللہ انہیں رسوائی سے بچائے گا۔

" یوم لایخزی اللہ النبی والذین آمنوا معہ " قرآن کریم نے ان اصحاب نبی رضوان اللہ علیھم اجمعین کے مقام ومرتبہ کے علاوہ ان کی صفات بھی بیان فرمائیں۔ جن کیوجہ سے انہیں نبی کی قربت اور اپنے مالک وآقا کی رضا ومغفرت اور اجر عظیم رزق کریم اور فوز عظیم کی بشارتیں عطا ہوئیں۔ قرآن نے انہیں اولئک ھم المؤمنون۔ حقیقی مومن۔ الصادقون۔ سچے لوگ۔ الراشدون۔ ہدایت یافتہ۔ المفلحون۔ فلاح

یافتہ ۔ الفائزون ۔ کامیاب قرار دیا ۔ اس لیے کہ انہوں نے ایمان کو اپنے دلوں میں جگہ دی ۔ کفر، فسق اور آقا کی نافرمانی سے قولی و عملی کنارہ کشی اختیار کی ۔ یہ لوگ گناہ کبیرہ ۔ الفواحش ۔ یعنی فحش باتوں اور برے اعمال سے اجتناب کرتے رہے ، اور جب غصہ میں ہوتے تو معاف کردیتے ۔ " واذاما غضبوھم یغفرون " یہ لوگ اپنی خواہشات اور ضروریات کو قربان کرکے اپنے ساتھیوں کی ضروریات کو ترجیح دینے والے تھے ۔ " یوثرون علیٰ انفسھم ولو کان بھم خصاصۃ (الحشر) محمدعربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یہ ساتھی قرآن کی نظر میں رحماء بینھم ۔ حلقہ یاراں میں بریشم کی طرح نرم اور اشداء علی الکفار ۔ ترزم حق وباطل میں فولاد ۔ یعنی دشمن کیلئے سخت اور دوست کیلئے نرم ۔ شب وروز اپنے رب کی بارگاہ میں سجدہ ریز ۔ رکعاً سجداً ۔ ایک اور جگہ یوں بیان فرمایا " یبتیون لربھم سجداً وقیاماً " کہ یہ لوگ اپنی راتیں قیام وسجود میں گزارتے ہیں ۔ سورۃ السجدہ میں اس بات کو اسطرح بیان کیا گیا کہ " تتجافیٰ جنوبھم عن المضاجع یدعون ربھم خوفاً وطمعاً " کہ اپنے رب کے خوف اور مغفرت کی امید میں انکے پہلو بستروں سے علیحدہ رہتے ہیں ۔ ان کی ایک صفت " وممارزقنھم ینفقون " کہ اللہ کے عطاکردہ مال میں سے اسکی راہ میں خرچ کرتے ہیں بھی بیان کی گئی ۔ قرآن نے ہدایت کے ان میناروں کی کچھ اورصفات بیان کیں ۔ " یمشون علی الارض ھونا " یہ زمین پر آہستہ آہستہ چلتے ہیں ۔ یعنی فخروتکبر سے پاک چال اور " اذا انفقوالم یسرفواولم یقتروا " جب خرچ کرتے ہیں تو فضول خرچی اور اسراف نہیں کرتے اور نہ بخل سے کام لیتے ہیں ۔

اصحاب نبیؐ اپنے رب پرایمان لائے ، اپنے آقاومولا پر فداونثار ہوئے ۔ انکے فرمان پر سر تسلیم خم کیا ۔ اور انکے ہر قول وعمل کے مطابق اپنی ساری زندگی بدل کررکھ دی ۔ اپنے مولا کے حکم پرجان ومال سے جہاد کیا ۔ اور راہ خدا میں ہجرت بھی کی ۔ یہ وہ لوگ تھے ۔ " الذین اذاذکراللہ وجلت قلوبھم " جب اللہ کا ذکر ہوتا تو انکے دل خوف زدہ ہوجاتے ۔ " واذاتلیت علیھم آیاتہ زادتھم ایماناً " اور جب انکے سامنے رب کی آیات تلاوت کی جاتیں تو ان کا ایمان بڑھ جاتا ۔ یہ وہ لوگ تھے کہ اپنے آقاومولا کے فرمان کو نہیں ٹالا ، نہ لیت ولعل سے کام لیا ۔ نہ سوچ بچار میں پڑے اور نہ کسی مصلحت کا شکار ہوئے ۔ جونہی اللہ رسول کا حکم پہنچا ، رضامعلوم ہوئی ۔ اپنا سب کچھ مطیع بنادیا ۔ اصحاب نبیؐ کی حیات طیبہ کے یہ نقوش قرآن عظیم کے صفحات پرتاابد روشن رہیں گے ۔ اور قیامت تک انسانیت کیلئے راہنما اور ہدایت کا مرکز ومنبع رہیں گے ۔ امت مسلمہ آج بھی اور ہر دور میں انہی سے ایمان کا نور حاصل کرتی رہے گی ۔ مگر محض تذکروں ، یادوں اور باتوں سے نہیں ۔ اسی طرز حیات ، اسی اسوۂ عمل کو اپناکر ، انہی مقدس ہستیوں کے نقش قدم پر چل کر ۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اسکی توفیق عطاء فرمائے ۔ (آمین)